

انتخاب

لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ

جناب مولانا قاضی اطہر صاحب مبارک پوری ایڈیٹر البلاغ ممبئی

ہندوستان کے علمی و تحقیقی مفاخر میں دائرۃ المعارف النعمانیہ حیدر آباد، دارالمصنفین اعظم گڑھ، ندوۃ المصنفین دہلی اور مجلس علمی ڈابھیل عالمی مقام رکھتے ہیں، ان کے علاوہ بعض دوسرے خالص علمی و تحقیقی ادارے بھی ہیں، جن کی خدمت ان اداروں سے کم نہیں ہے، ان ہی میں لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ حیدر آباد بھی ہے، مگر افسوس کہ ہندوستان کے اہل علم اس ادارہ سے بہت کم واقف ہیں اور اباب علم و تحقیق کے حلقہ کے علاوہ اس کا عام تعارف نہیں ہے، اس کی بڑی وجہ اس ادارہ کے مخلص ارباب نظم و نسق کی بے نیازی اور عام اہل علم کی بے پروائی ہے۔

۱۳۴۸ھ میں حضرت مولانا ابوالوفا صاحب افغانی مدظلہ کی سرپرستی میں دس مخلصوں نے مل کر اپنے طور پر ائمہ اخلاف کی امہات کتب شائع کرنے کے لئے لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ کے نام سے اس ادارہ کو قائم کیا، اور متاخرین علماء سے اخلاف کی جنایت کا کفارہ ادا کیا تھا، انہوں نے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور دوسرے قدیم ائمہ اخلاف رحمہم اللہ کی تصنیفات کے مقابلہ میں علمائے متاخرین خصوصاً علمائے ماوراء النہر کی کتابوں کو زیادہ اہمیت دی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ائمہ اخلاف کی امہات کتب کا رواج ہی نہیں بلکہ ان کا وجود بھی ختم ہونے لگا تھا چنانچہ بہت سی قدیم اہم کتابیں عالم اسلام سے نیست و نابود ہو گئیں، جو باقی رہ گئیں ان کے نادر و نایاب نسخے ایشیا اور یورپ کے کتب خانوں کی زینت بنے رہے۔ حالانکہ ان کے مقابلہ میں بہت کم درجہ کی کتابیں ہمارے علماء کی توجہ کا مرکز بنی رہیں، وہ داخل نصاب کی گئیں، ان کے شروح و حواشی لکھے گئے، اور ان کو وہ اہمیت دی گئی جس کی وہ کسی حال میں مستحق نہیں تھیں، اس صورت حال نے مولانا ابوالوفا صاحب افغانی اور ان کے چند رفقاء کو آمادہ کیا کہ وہ صرف اخلاص اور علمی و دینی خدمت کے لئے خدا کے جبر سے پرہیز کام شروع کریں، چنانچہ انہوں نے اتنی خاموشی اور بے نیازی سے یہ عظیم الشان کا نامہ انجام دیا کہ ہندوستان کے اہل علم اس کی پوری قدر نہ کر سکے، اور نہ ائمہ فقہ و حدیث

کی جو نادر و نایاب اور اہم کتابیں شائع ہوئیں، ان سے دلچسپی لے سکے، کیوں کہ عام مذاق کے مطابق احیاء المعارف النعمانیہ کے کارکنوں نے اخبارات و رسائل اور دوسرے ذرائع سے پروپیگنڈا نہیں کیا، بلکہ کام میں لگے رہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس خالص علمی ادارہ سے ہم اس قدر بے خبر اور بے نیاز رہیں کہ اس کی مطبوعہ کتابوں تک سے نااہل ہوں، ہندوستان کے علماء اور خاص طور سے علمائے اخلاف کی یہ ناقدر دانی بڑی افسوس ناک ہے۔

البتہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے علامہ سید سلیمان ندویؒ نے اپنے بعض خطوط میں جو مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی کے نام ہیں، احیاء المعارف النعمانیہ کا مذکورہ نہایت فاضلانہ انداز میں قدر دانی اور بہت افزائی کے طور پر کیا ہے وہ خط محارف کے کسی گذشتہ اشاعت میں چھپ چکا ہے، خود اس کے بانی و صدر مولانا ابوالوفا صاحب انفانی نے راقم کے نام متعدد خطوط میں تحریر فرمایا ہے کہ سید صاحب ہمارے کام کی بڑی قدر کرتے تھے، اور جہاں کوئی نئی کتاب یہاں سے شائع ہوتی اور ان کی خدمت میں روانہ کی جاتی تو فوراً نہایت انشراح و انبساط کے ساتھ معارف میں اس کا ذکر فرماتے، اور ہماری بہت افزائی فرماتے۔

پچھلے دنوں راقم نے اس ادارہ کی دو ایک کتابوں کا تفصیلی تعارف معارف میں کر لیا ہے، جی چاہتا ہے کہ سید صاحب کے معارف ہی میں اس ادارہ کی تمام مطبوعات کا سرسری تعارف کرایا جائے تاکہ اہل علم کو اس ادارہ کی اہمیت و افادیت کا اندازہ ہو سکے اور وہ ملک کے دوسرے علمی و تحقیقی اداروں کی طرح اس مخلص اور خاموش ادارہ کی طرف بھی اپنی توجہ منعطف کریں۔

۱۲۴۹ھ میں اس ادارہ نے پہلی کتاب، کتاب العالم و المتعلم شائع کی۔ اس کے آخر میں عربی اور اردو میں مجلس احیاء المعارف النعمانیہ کا تعارف بعنوان بشارت یوں درج ہے:-

”عامۃ اہل اسلام کو عموماً اور علمائے اخلاف کو خصوصاً خوش خبری دی جاتی ہے کہ حضرت امام الامام سراج الامام امام اعظم رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب اور اصحاب اصحاب کی تصانیف مبہمہ جواب تک طبع نہیں ہوئیں، اور بالکل نایاب ہیں۔ ان کی طباعت و اشاعت کی غرض سے مجلس احیاء المعارف النعمانیہ قائم کی گئی ہے، جو چند بانہر علماء اور بانہر اصحاب کی ہمتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے للہ الحمد کہ سب سے پہلے جس کتاب کی اشاعت کی سعادت مجلس ہذا کے حصہ میں آئی وہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تصنیف منیف کتاب العالم و المتعلم ہے، اس کے بعد انشاء اللہ کتاب النفقات للمخلفات کی شرح لاصدر الشہید شائع ہوگی، نیز کتاب ادب القاضی للمخلفات کی شرح لاصدر الشہید، جامع کبیر للامام محمدؒ اور مبسوط للامام محمدؒ، وایضاً کتابی سلمانؒ کی طباعت بھی پیش نظر ہے، امید کہ اہل علم

اور ارباب کرم مجلس حذا کی اعانت فرمائیں گے، کتاب العالم والمتعلم مقامات مندرجہ ذیل سے طلب کی جاسکتی ہے (الف) دفتر مجلس احیاء المعارف النعمانیہ (شفاخانہ محمودیہ) جلال کوچہ حیدر آباد درج (ب) جناب مولوی ابوالوفا صاحب رکن مجلس احیاء المعارف النعمانیہ مدرسہ نظامیہ حیدر آباد درج (ج) محمد اکبر علی معتمد مجلس احیاء المعارف النعمانیہ بازار گھانسی حیدر آباد۔ یہ اشتہار محمد اکبر علی صاحب معتمد مجلس کی طرف سے ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوا ہے اور مجلس کی فہرست میں ۱۳۴۸ھ درج ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۳۴۸ھ میں یہ مجلس مولانا ابوالوفا صاحب افغانی مدرس مدرسہ نظامیہ، اور محمد اکبر علی صاحب معتمد مجلس وغیرہ دس ارکان کی کوشش سے قائم کی گئی جس کا بنیادی مقصد ائمہ احناف کی امہات کتب کی اشاعت تھا اور مندرجہ اشتہار کتابیں اس کے ابتدائی اشاعتی نظام میں رکھی گئی تھیں، ۱۳۴۸ھ سے ۱۳۸۵ھ تک ۳۷ سال کی مدت میں، اس مجلس نے مندرجہ ذیل کتابیں شائع کیں، ہم سلسلہ وار ہر کتاب کا سرسری تعارف مختصر الفاظ میں کرتے ہیں تفصیلی تعارف مقصود نہیں۔

۱۔ کتاب العالم والمتعلم :- امام ابو حنیفہ کی تالیف ہے، کشف الظنون میں اس کا تعارف اس طرح درج ہے :- یہ کتاب متعلم کے سوال اور عالم کے جواب کے طریقہ پر لکھی گئی ہے، جو عقائد و نصاب پر مشتمل ہے، اس کتاب کو ابو مقاتل نے امام صاحب سے روایت کیا ہے، مجلس کے علم میں اس کا ایک قلمی نسخہ رام پور کے شاہی کتب خانہ میں تھا، جو غلط سے پڑھا مگر اس وقت اس کے دوسرے نسخہ کا پتہ نہیں تھا، اس لئے اس کو اصل قرار دے کر حاشیہ میں جگہ جگہ عبارت کی تصحیح کی گئی، بعد میں اس کا ایک اور نسخہ ملا، مگر کتاب چھپ چکی تھی، اس لئے دوسری اشاعت میں اس سے استفادہ کا وعدہ کیا گیا، غالباً اس کے مصحح و محشی مولانا ابوالوفا صاحب افغانی تھے، یہ کتاب مطبع خشتی حیدر آباد میں ربیع الاول ۱۳۴۹ھ میں چھپی، کل صفحات ۳۱ تھیں، تعداد طبع ایک ہزار تھی۔ کتابت، طباعت اور کاغذ معمولی تھا، جو مجلس کی بے سروسامانی اور مالی دشواری کا نتیجہ تھا۔

۲۔ شرح کتاب النفقات :- امام ابو بکر احمد بن عمرو بن مہیر النخعات الشیبانی متوفی ۲۶۱ھ کی کتاب النفقات کی شرح ہے، اور امام ابو محمد حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بخاری متوفی ۵۳۶ھ المشہور بالصدا لشہید کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کے دو قلمی نسخے کتب خانہ شیخ الاسلام مدینہ منورہ میں تھے۔ وہاں سے ایک کی نقل دوسرے سے مقابلہ کے بعد منگائی گئی، مگر یہ نسخہ غلط سے پڑھا۔ اس لئے مولانا ابوالوفا افغانی، مولوی سید عبدالہ بن احمد مدیکج علوی حضری اور مولوی رحیم الدین ارکان مجلس نے اس کی تصحیح کی، چونکہ شرح النفقات کی اکثر عبارتیں محیط برہانی سے منقول ہیں۔ اس لئے تصحیح میں اس کتاب سے بڑی مدد ملی، یہ کتاب ذی قعدہ ۱۳۴۹ھ

میں مطبع دکن لاء رپورٹ حیدرآباد میں چھپی، کل صفحات ۵۶ ہیں، اس میں کتابت، طباعت اور کاغذ معمولی ہے، اس پر حاشیہ مولانا افغانی نے لکھا ہے۔

۳۔ کتاب الآثار، للامام القاضی ابی یوسف۔ یہ کتاب درحقیقت منہ الامام الاعظم ہے، جسے امام ابو یوسف نے امام صاحب سے روایت اور بعض مقامات پر اپنی مرویات و آراء کا اضافہ کیا ہے، اس کو منہ ابی یوسف بھی کہتے ہیں، اس کی روایت امام ابو یوسف کے صاحب زادے ابو محمد یوسف بن یعقوب نے کی ہے۔ ہندوستان، ترکی، شام اور مصر کے کتب خانوں میں تلاش بسیار کے باوجود اس کتاب کا کوئی نسخہ نہ مل سکا، صرف دارالکتب المصریہ میں ایک سقیم و ناقص نسخہ ملا۔ اس میں سقوط اور تقدیم و تاخیر بھی تھی، درمیان کے بعض اوراق غائب تھے، کتاب النکاح، کتاب الایمان، کتاب الحدود، اور کتاب الشہادۃ ناقص تھے، تقدیم و تاخیر کی وجہ سے کتاب الطہارت میں کتاب الصلوٰۃ کے آثار، کتاب النکاح میں کتاب الطلاق کے آثار اور مختلف ابواب کتب میں ادرہ کے آثار ادرہ تھے، مولانا ابوالوفا صاحب نے بڑی وقت و نظر اور محنت شاقہ سے حتی الامکان ان اقسام کی تصحیح کی، اس کی روایات و آثار کے دوسری کتب حدیث سے حوالے لکھے، رُوداۃ کے ذکر، حل لغات اور فقہی تقریحات میں کوشش کی، کہنا چاہیے کہ اس کتاب کی اشاعت ہی سے مجلس کا کام اعلیٰ پایا نہ پر جاری ہوا، ۱۳۵۵ھ میں مصر کے مطبع الاستقامہ میں نہایت اہتمام سے چھپی، کاغذ نہایت عمدہ اور عربی ٹائپ بہترین ہے، تاہم میں مجلس کے وکیل رضوان محمد رضوان نے اپنی نگرانی میں چھپوایا۔

کتاب الآثار کے بارے میں ابتداء میں چھ صفحات کا مقدمہ ہے، فٹ نوٹ میں باریک ٹائپ میں حواشی ہیں اور آثار پر ترتیب وار نمبر درج ہے، اصل کتاب کے صفحات ۲۴۲ ہیں، اس کے بعد ۲۶ صفحات میں فہرست ابواب، فہرست موضوعات اور فہرست اسماء رُوداۃ ہیں، کل کتاب ۲۶۸ صفحات میں ہے۔

۴۔ الجامع الکبیر، للامام محمد بن حسن الشیبانی :- جامع کبیر امام محمد کی وہی معرکہ الادار کتاب ہے، جس کے بارے میں امام محمد بن شجاع ثعلبی نے فرمایا ہے کہ اسلام میں فقہ کے موضوع پر امام محمد کی جامع کبیر جیسی دوسری کتاب نہیں لکھی گئی، امام محمد کی مثال جامع کبیر میں ایسی ہے کہ کسی آدمی نے ایک محل بنایا، جہاں جہاں وہ اونچا ہوتا گیا سیڑھیاں بڑھتی گئیں، یہاں تک کہ جب محل مکمل ہو گیا تو تمام سیڑھیاں گرا دیں اور لوگوں سے کہا کہ اب تم اس کے بام و در پر چڑھو، اس عظیم کتاب کی اشاعت کے لئے مجلس نے استنبول اور مصر کے کتب خانوں کو کھنگالنا۔ استنبول میں ایک کامل نسخہ اور دارالکتب المصریہ میں ایک ناقص نسخہ مل سکا پھر سندھ میں اس کی تلاش کے لئے

ٹونک، دہلی، پشاور اور جبال افغانستان کے کتب خانوں کی خاک چھانی، ٹونک کے کتب خانہ صاحب زادہ عبدالرحیم میں ایک کامل و مکمل نسخہ ملا، مولانا افغانی نے کتب خانہ میں بیٹھ کر اسے نقل کیا، ترکی کے خطوط کی نقل منگوائی، اور مصر سے ناقص نسخہ کا نوٹو حاصل کیا، شیخ محمد راغب الطباخ نے حلب سے شرح الجامع الکبیر لغتانی کی نقل روانہ کی، اس طرح جامع کبیر محنت شاقہ کے بعد قابل اشاعت ہوئی اور ۱۳۵۶ھ میں مطبعۃ الاستقامہ مصر سے نہایت عمدہ کاغذ پر بہترین ناسپ میں چھپ کر شائع ہوئی، طباعت و تصحیح کے نگران دؤنہ دار مجلس کے مصری وکیل شیخ رضوان محمد رضوان تھے، اس نسخے کی صفحات ۲۷۶ ہیں۔

۵۔ کتاب الرد علی سیر الاوزاعی، یہ امام قاضی ابو یوسف کی تصنیف ہے، امام اوزاعی نے جب امام محمد کی کتاب السیر الصغیر دیکھی تو غرمانا کر اہل عراق کو سیر و مغازی کے فن سے کیا تعلق؟ صحابہ تو حجاز و شام میں تھے، عراق نیا شہر ہے، امام اوزاعی نے بھی کتاب السیر لکھی تھی، ان کی اس تنقید کے بعد امام محمد نے اپنی کتاب السیر الکبیر لکھی جس میں امام اوزاعی کی کتاب السیر کے بعض بعض مقامات کا ضمناً رد لکھا، اور امام ابو یوسف نے یہ مستقل رد لکھا، چونکہ امام محمد اور امام ابو یوسف نے سیر و مغازی کا فن براہ راست امام ابو حنیفہ سے حاصل کیا تھا، اس لئے انہوں نے امام اوزاعی کی تنقید کو امام صاحب پر طعن قرار دیا۔ اور دونوں حضرات نے اس کا جواب لکھا، اس کتاب کا صرف ایک نسخہ ہندوستان میں مل سکا، اسی کو تصحیح و تعلیق کے بعد شائع کیا گیا، یہ خدمت مولانا افغانی نے انجام دی۔ ۱۳۵۶ھ میں مصر میں مجلس کے دکیل رضوان محمد رضوان کی زیر نگرانی شاندار کاغذ، روشن ناسپ میں چھپی ہے، اور کٹ ٹوٹ میں مولانا افغانی کے علمی و تحقیقی حواشی ہیں، کل صفحات ۱۳۵ ہیں، اس کے بعد سات صفحات میں فہرست مضامین ہے۔

۶۔ اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیلیٰ، للقاضی الامام ابی یوسف، ابتدا میں امام ابو یوسف، امام ابن ابی لیلیٰ سے تعلیم حاصل کرتے تھے، پھر امام ابو حنیفہ کے یہاں پہنچے اور بعد میں اپنے دونوں اساتذہ کے درمیان مختلف فیمہ فقہی مسائل کو اس کتاب میں جمع کیا، چونکہ امام ابو یوسف نے اس کتاب میں احادیث و آثار مرفوعہ و موقوفہ اور مسندۃ، منقطعہ بلاغات کو بمنزلت جمع کیا ہے، اس لئے اس کی بڑی اہمیت ہے، اس کا صرف ایک قلمی نسخہ ہندوستان میں مل سکا، اسی کو تعلیق و تصحیح کے بعد شائع کیا گیا، ۱۳۵۸ھ میں مطبعۃ الوفا مصر میں نہایت اچھے انداز میں زیر اثرات رضوان محمد رضوان دکیل مجلس چھپی، ۱۱ جلد میں ۸ صفحات کا مقدمہ ہے، فہرست کے علاوہ کل صفحات ۲۲۶ ہیں۔

۷۔ مناقب الامام ابی حلیفہ و صاحبیہ ابی یوسف و محمد بن الحسن ۱۔ یہ امام ذہبی کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے امام ابو حلیفہ اور صاحبین کے حالات و مناقب درج کئے ہیں، امام ابو حلیفہ کے مناقب والا حصہ مولانا مفتی محمد سعید شافعی حیدر آبادی کے کتب خانہ سے ملا، اور صاحبین کے حالات و مناقب کا حصہ مصر میں علامہ زاہد کوثری کے پاس تھا، مناقب الامام ابی حلیفہ والا حصہ اغلاط سے پڑھا، اس لئے اسے بھی علامہ زاہد کوثری کے پاس بھیج دیا گیا، انہوں نے ہر سہ حصے کی تعلیق و تصحیح کر کے مجلس کو بھیج دیا، پھر مولانا افغانی نے اس پر حاشیہ لکھا، اس طرح دونوں محققوں کی تعلیق کے ساتھ یہ کتاب ۱۲۶۶ھ میں دارالکتب العربیہ مصر کے مطبع میں چھپی، امام ابو حلیفہ کا تذکرہ صفحہ ۲۳ تک، اس کے بعد امام یوسف کا حال ۲۷ سے ۴۸ تک اور امام محمد بن حسن کا تذکرہ ۵۰ سے ۶۰ تک ہے۔ کتاب کے کل صفحات ۶۲ ہیں، رضوان محمد رضوان دکیل مجلس مشرف ہیں، اس کا کاغذ معمولی ہے۔

۸۔ مختصر الطحاوی ۱۔ یہ مشہور حنفی امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ کا فقہ پر مختصر مگر نہایت جامع متن ہے، کشف الظنون میں ہے کہ مختصر الطحاوی فی فروع الحنفیہ کو امام طحاوی نے کبیر و صغیر دو کتابوں میں لکھا ہے، اور اس کو امام مزنی شافعی کی کتاب مختصر المزنی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، جامع ازہر مصر کے کتب خانہ میں اس کے دو قلمی نسخے تھے تیسرا نسخہ آستانہ میں شیخ الاسلام علامہ نعیم اللہ کے کتب خانہ میں تھا، مصری نسخہ کو نقل کر کے اسی کو اصل قرار دیا گیا، اور ترکی والے نسخہ کا فوٹو منظر مقابلہ کیا گیا، تصحیح و مقابلہ اور تعلیق مولانا افغانی نے کی، یہ کتاب ۱۲۷۶ھ میں مطبعہ دارالکتب العربیہ مصر میں عمدہ طباعت کے ساتھ چھپی ہے، کل صفحات ۴۸، ۴۹ ہیں، اگر مختصر القدوری کی جگہ ہمارے مدارس میں اسے رواج دیا جائے تو بہت فائدہ ہو، اس میں بہت سے مسائل و فروع نادر ہیں اور طرز بیان اور ترتیب بھی بہت اچھی ہے۔

۱۰۔ اصول السرخسی (دو حصے) ۱۔ یہ امام ابو یوسف محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی متوفی ۲۹۰ھ کی اصول فقہ پر اہم ترین کتاب ہے۔ ابتداء میں پتہ چلا کہ حلب کے مدرسہ عثمانیہ اور کتب خانہ احمدیہ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔ علامہ محمد راغب الطباخ نے نقل اور مقابلہ کر کے ایک نسخہ روانہ فرمایا، پھر تیسرا نسخہ حیدر آباد میں مولانا محمد سعید صاحب کے کتب خانہ میں ملا، کتاب کی طباعت کے آخری ایام میں دوسرے متعدد نسخوں کا بھی پتہ چلا، اصول السرخسی اصول فقہ پر نہایت جامع و ضخیم کتاب ہے، مولانا افغانی کی مختصر تعلیق و تصحیح کے بعد مطبعہ دارالکتب العربیہ مصر میں ۱۲۷۲ھ میں رضوان محمد رضوان کی زیر نگرانی دو حصوں میں چھپی، حصہ اول کے صفحات ۴۱۶ اور حصہ دوم کے ۲۸۷ ہیں۔ حسامی اور نور الانوار کی جگہ اس کتاب کا رواج بہت مفید ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ النکت للشرعی شرح لزیادات الزیادات للامام محمدؑ۔

۱۱۔ وشرح الزیادات للعتابی۔

امام محمدؑ نے جامع کبیر کی تصنیف کے بعد چند ایسے فروغ کو جن کا ذکر اس میں نہیں تھا، زیادات کے نام سے یجکا کیا، اس کے بعد اسی قسم کے کچھ مزید فروغ کو زیادات الزیادات کے نام سے مدون کیا۔ البتہ زیادات الزیادات کی شرح ہے، جسے امام سرخی نے لکھا ہے، اور دوسری شرح زیادات کی ہے، جو امام زین الدین ابو نصر محمد بن محمد بخاری عتابیؒ متوفی ۵۸۶ھ کی تصنیف ہے، شرح سرخی کے قلمی نسخے ترکی کے کتب خانہ شیخ الاسلام فیض اللہ، کتب خانہ سلطان محمد فاتح اور کتب خانہ شیخ الاسلام ولی الدین میں تھے، ان کے فوٹو منگائے گئے، اور تینوں سے مقابلہ کے بعد نسخہ مکمل کیا گیا، شرح عتابی کا نسخہ ترکی کے کتب خانہ پوربلی اور کتب خانہ شہید علی پاشا میں تھا، اس کا عکس منگایا گیا۔ اور دونوں شرحوں کو ایک ساتھ اس طرح چھاپا گیا کہ ایک صفحہ پر پہلے شرح سرخی اور اس کے حواشی کو رکھا گیا، پھر شرح عتابی اور اس کے حواشی درج کئے گئے، اس مجموعہ کی طباعت ۱۳۷۵ھ میں حیدرآباد میں نہایت عمدہ عربی ٹائپ میں ہوئی، کیوں کہ مشکلات کی وجہ سے مصر میں مجلس کی کتابوں کی طباعت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ کل صفحات ۴۸۸ ہیں، اس کے بعد ۶ صفحات میں مختلف فہرستیں اور چار صفحات میں صحت نامہ ہے۔

۱۲۔ کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ :- یہ امام محمدؑ کی بڑی معرکہ کی کتاب ہے، اس پر راقم کا تفصیلی تبصرہ معارف میں چھپ چکا ہے، امام محمدؑ نے اس کتاب میں امام مالکؒ اور دوسرے علمائے مدینہ منورہ کے اور امام ابو حنیفہؒ اور علمائے عراق کے فقہی اختلافات میں اہل مدینہ کے مقابلہ میں اہل عراق کا اقرب الی الاحادیث والا ثار ہونا ثابت کیا ہے، اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہ حنفی فقہ اہل الرائے نہیں بلکہ فقہ اہل الحدیث ہے۔ کتب خانہ مدینہ منورہ میں اس کا ایک نسخہ طابو ناقص و قدیم تھا، اس میں تقدیم و تاخیر بھی تھی، اور تحریفات و بیانات بھی تھے، پھر ترکی کے کتب خانہ نور عثمانیہ میں ایک نسخہ کا پتہ چلا، مگر وہ مدینہ منورہ والے نسخہ کی نقل تھا، اور خود حیدرآباد میں مولانا انوار اللہ صاحب کے کتب خانہ میں ایک نسخہ تھا جو زیادہ صحیح تھا۔ اسی کو اصل قرار دے کر اصل نسخہ مرتب کیا گیا۔ اس کتاب کی تصحیح و تطبیق مولانا مفتی محمد حسن صاحب شاہجہانپور نے کی ہے، حاشیہ کیا ہے۔ بہترین مکمل شرح ہے، ۱۳۷۵ھ میں اس کا پہلا حصہ حیدرآباد میں عربی ٹائپ میں چھاپا ہے۔ کل صفحات ۵۹۰ ہیں تین چار جلدوں میں یہ کتاب مکمل ہوگی۔

مجلس احیاء المعارف کی مطبوعات میں یہ آخری کتاب ہے، ۲۷ سال کی قلیل مدت میں اس مجلس نے

نے ائمہ احناف کی اجہات کتب کے ۲۲ سو سے زائد صفحات دنیاۓ اسلام کے سامنے پیش کئے ہیں، صرف آخری کتاب میں حکومت ہند کی وزارت معارف نے کچھ امداد دی ہے، مولانا افغانی اس مجلس کے جزو و کل ہیں، سادات و مشائخ افاضہ کے اس بزرگ کا عہد پیری مجلس کے لئے عہد شباب کی باتیں کرتا ہے، ضرورت ہے کہ اہل علم مجلس کے ان دینی علمی اور فقہی نوادر کی قدر کریں۔ اور اس کی مطبوعات و منشورات سے فائدہ اٹھائیں، سرمایہ کی کمی اور ہماری نا قدری کی وجہ سے اس کے بہت بڑے بڑے کام رُکے رہ گئے ہیں۔

آخر میں انہوں کی نا قدری اور غیروں کی قدر دانی کے دو عبرت انگیز واقعات سنئے، مولانا افغانی نے ان کو خود راقم سے بیان کیا ہے۔ سنہ ۱۲۸۳ میں مختصر الطحاوی چھپی جس کی قیمت دس روپے تھی۔ مگر دو سال کے بعد پندرہ روپے ہو گئی، ایک مرتبہ مولانا بی بی تشریف لائے۔ تو راقم نے معمول کے خلاف اس کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ دریافت کی، مولانا نے فرمایا، بات یہ ہوئی کہ حارے مصری وکیل شیخ رضوان محمد رضوان نے مختصر الطحاوی کے کچھ نسخے نمونہ کے طور پر امریکہ کے یونیورسٹیوں اور کتب فروشوں کے یہاں بھیجے، چند دنوں کے بعد وہاں سے اس کی مانگ بہت زیادہ بڑھ گئی، کیونکہ اب یورپ اور امریکہ کے تعلیم یافتہ اور مشرقیات سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم کا عام رجحان یہ ہو گیا ہے کہ اسلام کو اس کے اصلی خدا و خالق میں سمجھنے کے لئے قدیم ائمہ اسلام کی کتابوں کو دیکھنا چاہتے ہیں جس کا ذہن و مزاج خالص اسلامی تھا اور جو اسلامی علوم و فنون کو بیدار سے سادے انداز میں الفاظ و عبارات اور فرق و ملل کے خارجی اثر و رجحان کے بغیر کتابیں لکھتے تھے، اسلام کی سچی تصویر ان ہی کی کتابوں میں مل سکتی ہے۔ اس لئے اب وہاں قدیم سے قدیم تراجمی ماخذوں کی تلاش ہو رہی ہے، چنانچہ اسلامی فقہ اور شرعی قوانین کی تحقیق کے سلسلے میں مختصر الطحاوی بھی ان کی خصوصی توجہ کا مرکز بن رہی ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ مجتہد احیاء المعارف کی ایک کتاب مولانا نے بڑی عقیدت سے قدر دانی کی امید پر حیدرآباد کے ایک بہت بڑے عالم کو پیش کی اور اپنے قلم سے اس پر تہذیب کی عقیدت خندانہ عبارت لکھی، چند دنوں کے بعد یہی کے ایک تاجر کتب حیدرآباد پرانی کتابوں کی خریداری کے سلسلے میں گئے، اور ایک دکان سے پرانی کتابوں کا ایک ڈھیر خرید کر لائے، اتفاق سے وہ مولانا ہی کے یہاں ٹھہرے تھے،

وہاں نے جب ان کتابوں کی چھان بین کی تو ان میں وہ کتاب بھی تھی جس کے اوراق بھی ایسی کاٹے نہیں گئے۔ انہوں نے فوراً یہ کتاب بے جا کر مولانا کے سامنے پیش کر دی، اور مولانا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔